سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

پھر گوئم بآواز گر آئی چہ ادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۷ — نمبر ۲۲

مورخہ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت سیدی ومولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگس میں اس دارفانی سے بعارضہ پرانی بیماری اسہال رحلت کرکے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا ۔ اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے ۔ اور دارالامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود و بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی ۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے ۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب ۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ مولوی محمد علی صاحب ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی ۔ اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا ۔ تاہم انبالہ ۔ جالندھر ۔ کپورتھلہ ۔ امرتسر ۔ لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ وزیر آباد ۔ جموں ۔ گجرات ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور وغیرہ مقامات سے معزز احباب آ گئے ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا ۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے ۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا ۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے ۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں ۔ چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے ۔ کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں ۔ بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں ۔

خواجہ کمال الدین پلیڈر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ تین بار

آج میں نورالدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمر بستہ رہوں گا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کروں گا ۔ (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (تین بار) ربِّ انّی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

وصال حبیب

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہی باقی

دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہی

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے دن کے مَیں نے مختلف شہروں کے دوستوں کے نام کارڈ لکھے تھے جو کہ ناظرین پڑھ چکے ہوں گے جلدی میں اُس وقت جو خبر ان الفاظ میں لکھی گئی تھی۔ "کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کرکے اور باقی حصّہ دوسروں کیواسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ دیباچے خوتلہ کے طرز پر لکھے گئے تھے۔ مگر چند دوستوں کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے نتائج کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالےٰ کی ہے اُس کے سوائے سب فوت ہو جانیوالے ہیں اور سرور انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ مسیح علیہ السلام سب فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنۃ اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی **حضرت مرزا غلام احمد صاحب** تو جس اصلاح کیواسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب بنی انسان جیسے ہیں اور انسان ایک دن مرتے ہیں اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اسی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے۔ اپنے زمانۂ رسالت کا اکثر حصّہ اونہوں نے اسی میں گذارا۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپکی آخری تحریر جسے (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء میں لاہور میں پڑھی جاوے گی) اوس میں بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر میں ایسی پرزور تھی۔ کہ یورپ امریکہ میں بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہوتے ہیں۔ اور آخر

نصیحت حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم"
مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا

مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جانیوالا تھا اور فوت ہو گیا۔

قبل از وقت وفات یہ بھی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کی لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت میں واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بہ سبب محبت کے اور بہ سبب بعض آیندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسول ہمارے درمیان میں سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ دنیا سے چل بسے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسائیوں کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور دراصل اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی میں گذارنا بھی وہی صورت ناامیدی کی رکھتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمر تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے میں اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیوں سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہیں۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہیں ہوتی۔ کہ اون میں سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی میں پورے ہو جائیں گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی میں پورے ہونیوالے ہیں لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہوں اوس نبی کی وفات بہتوں کیواسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکوں کے فتح ہو جانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے صد ہا عرب ایسے سخت ابتلاء میں پڑے کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفات مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسُول اور نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق پچھتر سال تک پہونچی اور خدا تعالےٰ کی موعودہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہزار ہا نشان ظاہر ہو چکے اور لاکھوں انسان راہ ہدایت پر آ چکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینوں کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کیواسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیاں جن کا آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرتی تھیں۔ کہ اب آپکو وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم میں سے کون چاہتا تھا۔ کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل میں لانا چاہتا تھا۔ وفات سے چھ روز پہلے آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا۔ کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت میں گذرا تھا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیشگوئیوں کے متعلق اعتراض کریں اور جس طرح مسیلمہ کیطرح مدعی ہو کر کھڑے ہوویں لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتیں سچی ہیں۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزار ہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ آویں۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزار ہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے۔ اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہو۔ معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہوگی۔ کہ کونین بخاروں کے واسطے مفید نہیں ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیاں آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں چھپ چکی تھیں جنمیں سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال سے زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپنے قریباً پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲ - لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہوا تھا - کہ

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا - مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

۳ - ۱۶ - اپریل سنہ ۰۸ء کو الہام ہوا تھا - ماتم کدہ - اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا -

۴ - لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہوا تھا -

الرحیل ثم الرحیل - الموت قریب

یعنے کوچ کا وقت آ گیا ہے اور موت قریب ہے - اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا -

۵ - ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا -

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر و ابقیٰ

اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا - اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے -

۶ - ۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - کو آپکو الہام ہوا تھا - کہ انجبتم ان تموتوا - ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے - کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تھا - اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا - مگر پھر صندوق سے نکالکر صرف کفن میں لپیٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے -

۷ - اسی تاریخ کا الہام ہے - انت الذی طار الی روحہ تو وہ ہے - جسکی روح میری طرف اڑ آئی ہے -

۸ - ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ - جنوری سنہ ۰۶ء کو شائع ہوا تھا - حضرت صاحب نے صاف لکھدیا ہے - کہ

اب تیری اجل قریب آ گئی ہے - بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں - اوس دن سب پر اداسی چھا جائے گی -

۹ - پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے " خدا نے مجھ میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا - ... ... اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی - کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی -

۱۰ - ۲۰ - دسمبر سنہ ۰۶ء کو آپ کو الہام ہوا تھا - کہ

خدا نے اُسے لیا

وقت رسید

غرض اِس قسم کے بہت سے الہامات ہیں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں - حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاوینگے -

تجہیز و تکفین و تدفین

آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا تھا - کوئی اڑہائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گوئی تھی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی - کندھوں پر اٹھا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا - اور پونے چھ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج ہیں بٹالہ کو روانہ ہوئے - راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب - مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے - رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اترے - جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے - صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچ گئے - آپ کا جنازہ باغ میں رکھا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنمیں بہت سے دوست سیالکوٹ - وزیر آباد اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہو گئے تھے - جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی - بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو [illegible] باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی [illegible] اسوقت قریب بارہ سو کے مرد و عورت جمع تھے [illegible] کے آپکو قبر میں رکھا گیا - اور خدا کے سپرد کیا گیا

[1] سید عبد الجبار برہمی - پیر منظور محمد - اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان - حضرت میر ناصر نواب صاحب - احبہ[illegible] ایڈیٹر ڈاکٹر سید محمد حسین - محمد صادق (راقم) عطروین عبد العزیز مغل - مفتی فضل الرحمان بمعہ اہل بیت - عبد الکریم کمپاؤنڈر ڈاکٹر یعقوب بیگ - حضرت مولوی نور الدین - حضرت مولوی محمد احسن - حافظ احمد اللہ - حکیم محمد حسین قریشی - بابو غلام محمد - خلیفہ رجب الدین - شیخ رحمت اللہ صاحب حامد علی - میر محمد سعید - نور الدین سوداگر - مسٹر تیمور - چودہری فتح محمد - بابو عبد الحی - ملک مبارک علی - عبد الحی - چودہری ضیاء الدین - حافظ احمد اللہ - عبد الحمید ظفر اللہ - ولی اللہ - عبد الرحمٰن وغیرہ طالب علمان - غلام قادر محمد عارف - لقار محمد - سید محمود عالم - شیخ کریم اللہ سید حیدر شاہ - الہی بخش - مرزا خدا بخش - منشی عزیز دین عبد اللہ نقیب - مرزا عبد الغنی - عبد العلی - محمد رفیع شادی خان - جلیل احمد - مولوی عبد الستار - احمد نور نور محمد - محمد حسین کاتب بدر - سید گلزار حسین - قاضی محمد ظہور الدین - عبد الحی طالب علم - محمد صادق طالبعلم مرزا محمد اسمٰعیل - نور احمد - عبد الرحمٰن - بابو محمد اشرف بی - اے - ماسٹر محمد شریف بی - اے -

بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بھی ساتھ ہوئے -

دُعا

اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے - اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کر - اسکو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں بہیج جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے - اور ہم کو اسکے امام کی تعلیم پر اور اوس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے کمزور بندے ہیں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سبھی کچھ تیرے آگے آسان ہے - آمین -

واقعات وفات

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام قریب ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تھے - اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی - کہ آپ کا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ مصروف ہو گئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی آپ ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تھے - اس لیکچر کے لکھنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہو گئے - ۲۵ - مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکھنے میں مصروف رہے چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا - طبیعت پہلے سے کمزور تھی اس سخت محنت کے

سبب آپ پر اسہال اور سردی اطراف کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کیوقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کرسکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اماما و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے۔ حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے سے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے۔ بھیجا تو نہوا کہ بھیجدیگئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دیگئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام ہو جاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا۔ جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور سب مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ ۱۰½ بجے صبح کے بعد حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام صرف یہی کہتے رہے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ۔ یہی الفاظ بڑے محبت بھرے لہجے میں آپ کہتے رہے اور جب صبح کو نماز کی اذان کان میں پڑی۔ تو پوچھا کہ کیا صبح کا وقت ہو گیا۔ پھر باوجود سخت ناطاقتی اور کمزوری کے آپ نے نماز کی نیت باندھ لی اور نماز ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ اس پیارے کو جا ملے جس کے لئے آپ رات دن کوشاں تھے۔ حضرت ام المومنین نے اس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کرسکتا ہے ہم سب چھ سات گھنٹہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہے ام المومنین برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں۔ اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں۔ کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنیوالے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا۔ میری زندگی بھی توان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کبھی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانیوالا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ اخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے روح کے درجات کو زیادہ کرے اور خاص رحمتوں کے نزول کی جگہ عطا فرمائے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور اسوقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلا لیا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور اس وقت سے لیکر قریب ساڑھے دس بجے تک جب کہ آپ نے اپنا دم خدا کو سونپا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو صبر اور استقامت اہل بیت نے دکھایا۔ وہ انہیں کا کام تھا۔ بالخصوص حضرت ام المومنین نے نہایت ہی صبر سے کام لیا۔ خدا کو یاد کرنے کے سوائے آپ کے مونہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ اے میرے پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا۔ یعنے انسان نے تو آخر مرنا ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے۔ لیکن خدا ہم پر راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے مونہہ پر یہی لفظ تھے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کیگئی۔ کسی کے مونہہ سے کوئی شکوہ گلہ یا بے صبری کا کلمہ نہ نکلا ایسے مصائب کیوقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب و دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ و بکاہ میں مصروف کوئی نہ دکھائی دیتا تھا

یاد رہے کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا
مسیح قیامت تک زندہ ہے

خاتم النبیین ہتے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جا ملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمان بردار ہو اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہوکر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مر نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بھاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپ کا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپ کے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ثابت ہوگیا ہے کیونکہ ایسے پُر[illegible] ابتلاء کیوقت خدا تعالےٰ نے اوسے سنبھالا اور گرنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام ونشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک [illegible] کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا۔ ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالےٰ نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کوئی بے اتفاقی واقع نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف جا رہی تہیں۔ کہ ہمارے درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونیوالا وجود نور الدین کا ہی ہے۔ چند ماہ کی بات ہے۔ کہ مخدومی خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگر خدانخواستہ آج حضرت صاحب ہمارے درمیان میں سے اٹھ جاویں تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آیندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مولوی نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالےٰ کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوکر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا کہ آپ صدیق اکبر ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جسپر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفۃ الرسول رب العالمین عالی جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ سے بیعت سنت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید [1]۔ حافظ احمد اللہ صاحب [2]۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب [3] سید عبد الحی صاحب [4]۔ شیخ شبراتی صاحب [5]۔ عبد الرحمن صاحب [6] مخدوم محمد اشرف صاحب سید ولی اللہ شاہ صاحب [8]۔ مرزا خدا بخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی امامت کی قابلیت کا اقرار نہایت اعلےٰ الفاظ میں ہے۔ وہ خط بجنسہ ذیل میں درج ہے اور اسکا ترجمہ بشرط فرصت انشاء اللہ کبھی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ وھو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی حرکنی ان اشیع ہذہ السطور فی الجرائد الثلثۃ بدر والحکم وتفریظ مذاہب العالم وھی ہذہ۔

یا امیر المومنین اعتقادی من اول الامر فی جنابک انک الف المسیح الموعود وانسہ وموضع سرہ ومشاورتہ انت اخلص الجماعۃ ایماناً واشدھم یقیناً واخوفہم للہ۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمہم غناءً واکثرہم مناقب وارفعہم درجۃ صدقت المسیح الموعود۔ حین کذبہ الناس فلہذا اعتقدت انک صدیق ثانٍ۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود والمهدی المعهود جری الله فی حلل الانبیاء الذی توفاه الله حتف انفه کما الهم فی اول بعثه یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ومطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة فکان انت مصداق لقوله تعالٰی صدق به وخلیفته الصدیق فی دین الله وامته فانا بایعناک لتائید الاسلام بقدر وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علٰی رغم المنافقین وکنت اکذبین ولا تتعت ولا ترددت من اول الامر فی هذا الامر بین الحق الله المسیح الموعود بالرفیق الاعلٰی وقلت لک فی هذا الآن مکررًا انک انت صدیق وانت صدیقنا — نحن تابعوک نعم ما نعمت تفسیر بعض الآیات التی تفسر ها بتلک المعانی وهذا امر … والناس فیما یعیشون … مذاهب حررت هذه السطور لئلا یتهم الناس ان فی قلبی خلاف هذا التحریر کلا وحاشا … للمومنین ابا رحیما حتی یصیروا الذی علیه الانبیاء حملت الثقال ما ضعفنا من حمل ومن ینقلب علٰی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاکرین وانا مطیع لامرک فی دین الله ایدک الله بنصره ونور دلک الله صدرک بانوار الیقین بنور الدین وانا ارجو من الجماعة ایضا۔ ان لا یهمز فیک منهم احد وانا اشهد ان وفات المسیح الموعود مشابهة بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم والهمة وانشاء الله تعالٰی ساکتب رسالة فی هذا الباب لیظهر علی الناس ان وفاته من هذا الشان کان ظهر بها لمماثلته بالانبیاء کما فی الالهام جری الله فی حلل الانبیاء وغیر ذلک من الالهامات الکثیرة فادع لی یا امیر المومنین ان یوید نی الله فی ذلک۔ التحریر۔

حرر هذه السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین من شهر مئی ۱۹۰۸ء العبد محمد احسن

درخواست بخدمت حضرة مولوی نور الدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھ کر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے۔ تو اوس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقیں بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمدؐ کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویر ہوس لاہور)۔ (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد۔ (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہوی۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدا بخش۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی۔ سید حمید شاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب۔ (جنہوں نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی کہ ہم میں سے اب مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر لاہور۔ عبد العزیز ولد میاں چراغ دین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ۔ نبی بخش (سوداگر امرتسر) سید قاضی آل محمد امروہوی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نور الدین جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات۔ نور الدین چک نمبر ۲۴۳۔ خواجہ حبیب اللہ ریاست کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورمین ریکو پریس لاہور (قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجرانوالہ۔ سید محمد اشرف بی۔ اے (ساکن پنڈ دادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبد الجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر ستراتی ساکن بنارس۔ چودھری اللہ داد محلانوالہ۔ بابو فخر الدین چھاونی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدر آباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور۔ میاں محمد شریف بی۔ اے مختار (لمبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں۔ بیعت اول کے وقت جو باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھا۔)

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جاوے۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے دعا کی۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں پس اگر تم طیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم بھی سچ لو۔ اور جن کے نام تین سے

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اسیوقت ہو گئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے اور ان میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

لئے ہیں ادن میں سے کسی کو اپنا امیر بنالو۔

یہ تقریر (جو انشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کالم ۳ سے شروع ہوتی ہے) نہایت ہی رقت آمیز تھی اس پر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپ کے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر بنیں اور ہمارے مسیحؑ کے جانشین ہوں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتوں کی بیعت مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچ گئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کر کے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہا ورنہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میں جایداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ کہ میری کمزوریوں کو اللہ تعالےٰ دور فرماوے۔

اللہ تعالےٰ مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعود کا دائمی احسان گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ مسلمان غیر مسلم کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے ہیں اور نیز ایک ایسے مہدی کی آمد کے انتظار میں ہیں جو تمام عیسائی وغیرہ سلطنتوں کو تلوار کے زور سے ہلاک کر دیگا حضرت مرزا صاحب نے ہم لاکھ مسلمانوں کے دلوں میں سے بلکہ ان کروڑوں مسلمانوں کے دلوں سے جو آئندہ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے اس اعتقاد کو دور کر کے گورنمنٹ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس نے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان شکوک کو یہ جگہ دیتے ہو کہ مہدی کا دعوی کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائیں مگر جب صلحکاری سے آپکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور ہے گورنمنٹ کو مسلمانوں کی ...

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی

آخری تقریر

جو ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی و الہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا بس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھا لے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت کی پڑی۔ تو اونہیں غار میں پناہ دی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسےٰ میں کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھا لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعوی کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف یہی پڑھتے ہیں۔ کہ عیسیٰ فوت ہو چکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے جاتے۔ میں نے تلاش کر کے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنے موت کے ہیں۔ پس خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہو گیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں سُن سکتے۔ کوئی طالب ہو تو اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص محض ضد سے کام لیتا ہے ہمیں اوس کو دیکھتے ہی شقاوت کی بدبو آجاتی ہے۔ پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سُن لو جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے۔ کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہو چکا ہے ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود ہونے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کسی بات میں وحدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسےٰ کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام میں وحی و الہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مرگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپ نے آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون ... المفلحون تک پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الہی متعلق وفات انبیاء میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کر چکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی میں فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ کی کنجیوں کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھ کو دی گئیں ہیں مگر آپ نے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چلے گئے ایسی باتوں میں اللہ تعالےٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کہ کئی پیشگوئیاں کی تھیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں

پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوا کرتی ہیں میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ میں فرمایا۔ کہ تم نے موسےٰ سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتیں رنگ برنگ شکلوں میں پوری ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض موا...

کسی دوسرے وقت پر ملتوی کئے جاتے ہیں اسی لئے فرمایا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اس بعض الذی پر خوب غور کرو کہ اس میں یہی ستر تھا۔ کہ تمام وعدے نبی کی زندگی میں پورے ہوں گے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یعد ولا یوفی۔ یعنے بعض دفعہ خدا وعدہ کرتا ہے۔ مگر پورا نہیں کرتا۔ نادان سمجھتا ہے۔ کہ اس نے وفا نہیں کی حالانکہ مناسب وقت پر وہ وعدہ یا اس کی مثل پورا ہو جاتا ہے۔

امامت کی خواہش نہیں

میری پچھلی زندگی پر غور کرلو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہؤا۔ مولوی عبد الکریم مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہر داری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے۔ تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گذارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا۔ کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہونچ جائے حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اول میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے۔ میرا بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت کے ادب کا مقام ہیں۔ تیسرے قریبی نواب محمد علی خان صاحب ہیں۔ اسی طرح خدمتگذاران دین میں سے سید محمد احسن صاحب نہایت اعلےٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔ سید بھی ہیں۔ خدمات دین میں بھی ایسے ایسے کام کئے ہیں کہ میرے جیسا انسان شرمندہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے ضعیف العمری میں بہت سی تصانیف حضرت کی تائید میں کیں یہ ایسی خدمت ہے جو انہی کا حصہ ہے۔ بعد اس کے مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جو ایسی خدمات کرتے ہیں جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں یہ سب لوگ موجود ہیں۔ باہر کے لوگوں میں سید حامد شاہ اور مولوی غلام حسن ہیں اور بھی کئی اصحاب ہیں۔

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے اس کا اٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں جو ایسے دکھوں کے لئے جو پیٹھ توڑ دیں عصا بن جاتے ہیں۔ موجودہ حالت میں سوچ لو۔ کیا وقت ہے جو ہم پر آیا ہے۔ اس وقت مردوں بچوں عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں میں خود ضعیف ہوں۔ بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ حضرت صاحب کے ساتھ چار کام تھے۔

ا۔ ایک ان کی اپنی عبودیت۔ دوئم۔ کنبہ پروری۔ سوئم مہمان نوازی۔ چہارم۔ اشاعت اسلام۔ ان کا اصل مقصد تھا۔ اِن چار کاموں میں سے ایک سے ہم سبکدوش ہو سکتے ہیں وہ آپ کی عبودیت تھی جو ان کے ساتھ رہے گی آپ نے جیسے اس جہان میں خدمتیں کیں ایسے ہی بعد الموت کریں گے باقی تین کام ہیں ان میں سے اشاعت اسلام کا کام بہت اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت دہریت کے علاوہ اندرونی اختلاف بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے اختلاف کے مٹانے کے لئے ہماری جماعت کو منتخب کرلیا ہے تم آسان سمجھتے ہو مگر بوجھ اٹھانیوالے کے لئے سخت مشکل ہے پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کرلو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں

اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہوگیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے ایک شخص دوسرے کیلئے اپنی تمام حُریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے اسی لئے اللہ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے کوئی دوسرے کیلئے کیا اور کیونکر اٹھائے طبائع کے اختلاف پر نظر کرکے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ اول بیمار پھر اس قدر بوجھ۔ نثر، نظم، تصنیف و دیگر ضروری کام ادھر میں حضرت صاحب کے قریب عمر۔ وہاں تائیدات روزانہ موجود۔ یہاں میری حالت ناگفتہ بہ۔ اِسی لئے فرمایا۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت

میں ایک بڑا امر پیش کرتا ہوں کہ جناب ابوبکرؓ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ اور جواثہ کے سخت شور و شر اٹھا۔ مکہ والے بھی فرنٹ ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک روح تھی جس نے اونہیں کہا کہ اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیچکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے پس اوس کو بھیجدیا۔ ادھر اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ کا زمانہ آگیا۔

اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلعم کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ سب سے پہلا اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے۔ کہ اسپر عملدرآمد کرنے کیطرف خاص توجہ ہو۔

پھر حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجے کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔

پھر کنبہ کی پرورش ہے غرض کئی ایسے کام ہیں۔

خلیفۃ المسیح

اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں، تمہیں میرے احکام کی ... ... کرنا ہوگا۔ اگر یہ منظور ہے تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔

وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے کو شامل کرتا ہوں پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں۔ جس نے فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں۔ وہ مر چکی۔ فقط۔

اطلاع

حضرت اقدس کی تجہیز تکفین تدفین اور آپ کا خلیفہ مقرر کئے جانے کے متعلق ضروری امور مختصر طور پر جلدی احباب تک پہونچانے کی خاطر یہ اخبار تاریخ مقررہ سے دو روز پہلے یعنی منگل کو شائع کیا جاتا ہے اگلا.....

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وصیت کا پڑھنا اور سنانا سب دوستوں کیواسطے نہایت ضروری ہے اسلئے اسی اخبار کے ساتھ رسالہ الوصیۃ کو بھی نقل کر کے بھیجا جاتا ہے تمام دوست خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی جمع کر کے سنائیں۔ ایڈیٹر

الوصیّت

مطبوعہ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات قریب ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اوٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو میں پہلے اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اُردو کی وحی بھی لکھی جاویگی۔

قرب اجلک المقدّر ولا نبقی لک من المخزیات ذکراً۔ قلّ میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئاً۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راضٍ منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے۔ جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہگئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور رفع کر دیں گے اور کچھ بھی اون میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں۔ اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور اون اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دُنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے۔ تب اون کے نابود ہونیکی وجہ سے اون کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہو گا یہ ہو گا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہو گا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا اون پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور اون راہوں کو اختیار کریں گے۔ جو خدا کو پسند ہیں اون کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا۔ تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جاویں اور فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اوس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔[1] میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا [illegible] ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے [illegible] خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُترینگی کچھ تو اون میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئینگی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے[2]۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اون کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخمریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اوس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اونکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہگئے تھے اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال

[1] اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصّے کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی احادیث کے مطابق عین تیرھویں صدی کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس اُن پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا اونہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ ۱۲ ۔

[2] خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اُس کے نبی غالب رہینگے منہ ۱۲

تاریخ وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے فضل سے اکمل صاحب کے دل میں آئی - قل یٰعیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ - ۱۳۲۶ھ (ایڈیٹر)

کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اونکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونیکی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالی دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالی کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر رض کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی تھی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ رض بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالے نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسی کیوقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہونچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسی کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کیوقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اون میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنۃ اللہ یہی ہے کہ خدا تعالے دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالے اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاویں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جبتک کہ وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کیطرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجاویگی اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں[1]۔ خدا تعالی چاہتا ہے کہ اون تمام روحوں کو جو

زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالی کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جبتک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوی حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کیطرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقوی ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہیئے وہی پانی جس سے تقوی پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقوی ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعوی کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جسکے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جسمیں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور

---

[1] ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

بقیہ حاشیہ کالم اول۔ مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کیوقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کیوجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔

منہ ۱۲-

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جاویگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے اور تعلق کو نہیں توڑوگے بلکہ قدم آگے بڑھاؤگے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤگے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکوگے تو دیکھو میں خدا کی منشا کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤگے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اوس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اون کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اوس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر کار فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اون پر کھولے جائیں گے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور کوئی بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اوس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اونکو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اوس کی قدرتوں سے انکار کرے اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہونچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہونچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا[1] چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اوس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ اون کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

---

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھاوے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالوں کی درخواستیں بکثرت آرہی ہیں اور بذریعہ خط بیعت لی جاتی ہے اس واسطے سب درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ اون کی درخواستیں منظور ہوئی ہیں مگر حضرت خلیفہ صاحب کا حکم ہے کہ دوستوں کو چاہیئے کہ جہانتک جلد ممکن ہوسکے سب لوگ ملاقات کے واسطے ضرور قادیان آویں۔

والسلام

محمد صادق عفی اللہ عنہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دُعا جس کا پانچوقت نماز میں پڑھنا تسلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نُور محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچگئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر انمیں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ اُن کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کیطرح اُن کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونیکے نبی ہونیکا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ اماماکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جاوے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیۃ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم اسپر شاہد ہے جسکے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھیگا کہ کیا تو نے ہی اپنی اُمّت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جبتک میں انمیں تھا تو ان پر شاہد تھا اور اون کا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے اب اگر کوئی چاہے ۔ تو آیۃ فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا بہرحال اس آئیتہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی ۔ تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولیگا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری اُمّت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیۃ حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھیرتے ہیں ۔ تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیتہ کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتریں گے ۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مرینگے اور آسمان میں ہی اون کی قبر ہوگی ۔ لیکن آسمان پر مرنا آیۃ فیھا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کردیا ۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے ۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں ۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان میں ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے ۔ دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں ۔ کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا ۔ جسکی ایک مُدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُسکا یا اخیر کے دن ۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں " پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی " چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا بھی بہار میں ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں میں پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے[1]

اور خدا نے فرمایا ۔ ذلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نُری اٰیاتٍ ونھدم ما یعمرون[2] یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا ۔ زمین کو تہ وبالا کردی یعنے ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنے زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کردے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنے میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اس دن کیکو بھی خبر نہ ہوگی ۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کیگئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے ۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی ۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھگیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا یہ زندگیوں کا خاتمہ ۔" اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ..

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا وکان امراً مقضیاً - یعنی

تیرا رب کہتا ہے ۔ کہ ایک امر آسمان سے اُتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا ۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے ۔ جو ابتدا سے مقدر تھی ۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے ۔ جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو ۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تاکہ کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دُکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے ۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا ۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں ۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے ۔

---

[1] مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے مگر بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے منہ ۱۲ ۔

[2] ایک خدا کی وحی اسرار میں یہ بھی ہے ۔ تیرے لئے میرا نام چمکا ۔ منہ ۱۲

حبدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پرنٹر ایڈیٹر کیلئے چھاپا گیا